



سوال

(743) مسلم عورت کا کافر مرد سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں کی بیٹیوں کا کافروں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی لحاظ سے یہ نکاح باطل ہے، جیسے کہ قرآن حکیم، سنت نبویہ اور اجماع مسلمین کی نصوص سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۚ ۲۲۱ ... سورة البقرة

”مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں، اور البتہ ایمان دار لونڈی مشرک عورت سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ عورت تمہیں کتنی ہی اچھی معلوم کیوں نہ ہو، اور (اپنی بیٹیاں) مشرک مردوں سے نہ بیاہو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔ (ان کے بالمقابل) کوئی ایمان دار غلام مشرک مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ مشرک تمہیں آگ کی طرف بلا تے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور وہ اپنی آیات لوگوں کے لیے واضح کر رہا ہے تاکہ وہ نصیحت پائیں۔“

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

لَا يُنَّكَحُ الْمُؤْمِنُونَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ ۱۰ ... سورة الممتحنة

”یہ مومن عورتوں ان کافروں کے لیے حلال نہیں ہیں، اور نہ وہ کافران مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس عقد میں عورت کے لیے خطرہ ہے کہ وہ اسے اس کے دین و ایمان سے پھیر دے گا، کجا یہ کہ یہ عورت اس سے کوئی فائدہ پائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”یہ کفار تمہیں آگ کی دعوت دیتے ہیں۔“ (البقرة: 2/221) اور ان کی یہ دعوت اعتقادات کے علاوہ قلبی اور فعلی ہر اعتبار سے ہوتی ہے جو انسان کے لیے دخول نار کا سبب ہے۔ اور نکاح کا رشتہ سب سے بڑھ کر مؤثر عامل ہے، جس سے یہ دعوت کسی انسان کے دل میں گھر کر سکتی ہے، اور شوہر اپنی بیوی سے اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا

جب تک کہ وہ دین میں اس کی تابع نہ بنے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَبِيعَهُمْ ۚ... سورة البقرة ۱۲۰

”یہ یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے حتیٰ کہ آپ ان کے دین کی پیروی کرنے لگیں۔“

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی کافر مرد کسی مسلمان عورت کے لیے کسی حالت میں بھی اس کا ہم پلہ (کفو) نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زوجیت کے حقوق شوہر کے لیے کئی طرح کے حقوق کا تقاضا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ... سورة النساء ۳۴

”مرد عورتوں پر حاکم ہیں بسبب اس کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہوئی ہے۔“

تو جب شوہر کافر ہوگا:

وَأَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا... سورة النساء ۱۴۱

”اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔“

علاوہ ازیں شوہر حسی اور معنوی لحاظ سے بیوی پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے متضاد ہوتی ہے:

الزَّوْجُ الْمَرْءِ يَتْلُو وَرَأْسَهُ

”اسلام غالب اور اوپر ہوتا ہے، اس پر کوئی اور غالب اور اوپر نہیں ہو سکتا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا سلم الصبي فمات، حدیث: 1935)۔ (مطلوبہ الفاظ اسی ترجمہ الباب کا ہی حصہ ہیں) سنن الکبریٰ للبیہقی: 205/6۔

ضروری ہے کہ اس قسم کے احوال میں صدق و ثبات کا مظاہرہ کیا جائے اور ایسی عورتوں پر شریعت مطہرہ کے مطابق قانون نافذ کیا جائے جنہیں ان کے نفسوں نے اس طرح سے گمراہ کیا ہے۔ اگر کسی عورت نے یہ کام اسے حلال سمجھتے ہوئے کیا ہو تو وہ مرتد ہے اسی طرح اس کا ولی بھی مرتد ہے۔ اگر اس نے یہ کام حلال سمجھے بغیر کیا ہو تو یہ ایک جرم عظیم اور گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے مرتد نہیں کہا جائے گا۔ اگر اس نے یہ سب جانتے بوجھتے کیا ہو تو شادی شدہ ہونے کی صورت میں اس پر حد رجم قائم کرنا واجب ہے۔ اگر وہ کنواری ہو تو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے۔ اور یہ فیصلہ اس صورت میں ہے جب وہ علم و معرفت رکھتی ہو۔ اگر وہ جاہل ہو تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ کیونکہ شہادت کی صورت میں حد و نال دی جاتی ہیں۔ بہر حال ایسے زوجین میں تفریق کر دینا واجب ہے۔ اور شوہر پر بھی شریعت اسلامیہ کے مطابق سزا لگوئی جائے۔ ولی امر (حاکم، قاضی) کو چاہئے کہ ان کی تفریق میں شرعی مصلحت اور اجتہاد سے کام لیں کہ یہ کس انداز سے ہو، حتیٰ کہ اگر مصلحت کا تقاضا ہو کہ انہیں بطور تعزیر قتل کرنا پڑے تو وہ ایسا کر سکتے ہیں، اور یہ شرعاً جائز ہوگا۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 532

محدث فتوى